حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

بارہ ربیع الاوّل
ولادت یا وفات

مصنف علامہ سعید اللہ خان قادری

باہتمام: محقق اہلسنت استاذ المکرّم مفتی محبّ الرحمٰن محمدی مدظلہ العالی
امیر جماعتِ اہلسنت گلبرگ ٹاؤن کراچی

جامعہ اسلامیہ غوثیہ نوریہ متصل جامع مسجد حضرت بلال رضی اللہ عنہ

گلشنِ غازی، بلاک D، محلہ سرحد آباد، قبرستان روڈ، کراچی، زیرِ تعمیر ہے

مخیّر حضرات سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

عطیات کے لیئے رابطہ کریں۔

0300-3453450

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بارہ ربیع الاول
ولادت یا وفات

مصنف

علامہ سعید اللہ خان قادری

باہتمام

محقق اہلسنت استاذ المکرم مفتی محب الرحمن محمدی مدظلہ العالی

ناشر

نام کتاب	بارہ ربیع الاول ولادت یا وفات
مصنف	علامہ سعید اللہ خان قادری
باہتمام	محقق اہلسنت استاذ المکرم مفتی محب الرحمٰن محمدی مدظلہ العالی
کمپوزنگ	علامہ سعید اللہ خان قادری
سن اشاعت	
تعداد	1000
صفحات	
قیمت	

ملنے کا پتہ

فہرست مضامین

انتساب

فقیر اس تصنیف کو قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، شیخ طریقت رہبر شریعت، سیدی ومرشدی قبلہ حضرت سید میاں گل صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر میاں سید علی شاہ قادری دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ عظمت پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جن کی روحانی امداد و اعانت سے مجھ جیسے ناچیز کو اس کتاب کی تصنیف کی توفیق حاصل ہوئی۔

خادم علمائے اہلسنت

سعید اللہ خان قادری

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ

نارتھ ناظم آباد پہاڑ گنج عثمان غنی کالونی بلاک R کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں ۱۲ ربیع الاول حضور ﷺ کا یوم وفات ہے اور ولادت کی تاریخ کتب احادیث میں نو کی ہی روایتیں آتی ہیں بارہ ربیع الاول کو ولادت باسعادت کے متعلق کوئی حدیث نہیں ملتی اس لیے بارہ ربیع الاول کو خوشی منانا وفات کی خوشی منانا ہے؟

جواب بعون الملک الوہاب

نحمده ونصلي على رسوله الكريم.

عام مشہور یہ ہے کہ ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی تھی اس کے علاوہ بھی ولادت کی تاریخیں دو ربیع الاول اور نو ربیع الاول بھی کتب میں پائی جاتی ہیں لیکن اکثر مورخین اور تقریباً تمام متاخرین کے نزدیک ولادت النبی ﷺ پیر کے روز ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی یہی صحیح ہے۔ اور اگرچہ بعض کتب میں وصال شریف ۱۲ ربیع الاول مذکور ہے لیکن محققین نے اس کو تسلیم نہیں کیا اور صحیح تحقیق کے مطابق وصال شریف کی تاریخ ۲ ربیع الاول ہے۔ ہمارے دور میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن بارہ ربیع الاول کو جلسے جلوس زوروں پر ہوتے ہیں ہزاروں عیدوں سے بڑھ کر خوشی کا سماں ہوتا ہے وہابی دیوبندی اس کے برعکس بدعت کی رٹ لگاتے رہے اب نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو تو حضور ﷺ کی وفات ہے لہذا اس دن خوشی منانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یہ تو غم کا مہینہ ہے اور ہمارے علاقے میں ایک دیوبندی عالم نے اپنے ایک مقتدی کو اس مہینہ میں شادی کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ غم کا مہینہ ہے اس لئے اس مہینہ میں کوئی خوشی کا کوئی کام نہ کرو۔ ان لوگوں کے دلوں میں بغض رسول ہے اور میلاد النبی ﷺ کی خوشی کے منکر ہے ان کے دلوں میں حضور ﷺ کی محبت نہیں اور اس قسم کے دعوے دے کر نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی

سے لوگوں کو روکنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں لیکن ان کی سب اس قسم کی کوششوں کے باوجود پوری دنیا میں اور خصوصاً ملک پاکستان میں بارہ ربیع الاول کو ہی ولادت باسعادت کی خوشی منائی جاتی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک سرکار ﷺ کا میلاد منایا جائے گا یہ منع کرنے والے ختم ہو جائیں گے مگر میلاد مصطفی ﷺ ہمیشہ رہے گا۔

صدائیں درودوں کی آتی رہے گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے محمد کا میلاد ہوتا رہے گا

حضور ﷺ کی ولادت عام الفیل میں ہوئی اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ ہاتھیوں کے لشکر والے سال میں پیدا ہوئے تھے ہماری پیدائش ایک سال میں ہوئی ہے۔

(مسند احمد ج ۴ ص ۲۱۵ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن الترمذی باب ماجاء فی میلاد النبی ﷺ ج ۵ ص ۵۸۹ رقم الحدیث ۳۶۱۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الآحاد والمثانی ج ۱ ص ۳۵۵ رقم الحدیث ۴۷۸ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض)، (طبرانی کبیر ج ۱۸ ص ۳۳۴ رقم الحدیث ۸۴۷ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۶۰۳ مطبوعہ بیروت)، (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۰۱ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۱ ص ۷۶۔۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اسی طرح اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت پیر کو ہوئی۔

امام مسلم بن حجاج متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی روز میری ولادت ہوئی اور اسی روز میری بعثت ہوئی اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر ج ۲ ص ۸۱۹ رقم الحدیث ۱۱۶۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الکبریٰ بیہقی ج ۴ ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۸۱۸۲ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (سنن الکبریٰ للنسائی ج ۲ ص ۱۴۶ رقم الحدیث ۲۷۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند احمد ج ۵ ص ۲۹۶۔۲۹۷ رقم الحدیث ۲۲۵۹۰ مطبوعہ)،

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۹۶ رقم الحدیث ۸۶۵۷ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (مسند ابویعلیٰ ج ۱ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۱۴۲ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

محمود پاشا فلکی مصری ۱۸۸۵ء لکھتے ہیں۔

وکان یوم ولادته ﷺ یوم الاثنین کما هو المتفق علیه باجماع الآراء.

(التقویم العربی قبل الاسلام وتاریخ میلاد الرسول وہجرتہ ﷺ البحث الثالث فی مولد النبی محمد ﷺ ص ۳۳ مطبوعہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۸۹ھ سلسلۃ البحوث الاسلامیۃ مصر)

اور تقریباً اس میں بھی کسی کا اختلاف نہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی۔ بعض علماء نے رمضان اور بعض نے محرم بھی لکھا ہے لیکن یہ جمہور کے خلاف ہے اس لئے اکثر علماء نے اس مجہول اقوال کو رد کیا ہے۔ صرف تاریخ میں اختلاف ہے۔ مگر مضبوط و مستند دلائل کے ساتھ ۱۲ ربیع الاول ولادت ثابت ہے اور تقریباً جمہور کے نزدیک یہی تاریخ ولادت شریف ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ آگے آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس رسالہ میں دو فصلیں ہیں اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل تاریخ ولادت کی تحقیق میں، دوسری فصل تاریخ وفات کی تحقیق میں۔ اور خاتمہ میں یوم جمعہ آدم کی وفات ہونے کے باوجود یوم عید بھی ہے۔ ان کے علاوہ میلاد النبی ﷺ کے بارے میں باقی اعتراضات کے جوابات اور دلائل فقیر ناچیز کی کتاب ''آقا کا میلاد آیا'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی فصل تاریخ ولادت کی تحقیق میں

صحابی رسول جابر و ابن عباس رضی اللہ عنہم کا قول

امام ابوبکر بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

عن عفان عن سعید بن میناء عن جابر و ابن عباس انهما قالا ولد رسول الله ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شهر ربیع الاول.

ترجمہ:..... امام عفان سے روایت ہے کہ وہ سعید بن میناء سے راوی کہ جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں پیر کے روز بارہویں ربیع الاول کو ہوئی۔

(بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ج ۲ ص ۱۸۹ مطبوعہ بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں۔

ورواه ابن ابی شیبة فی مصنفه عن عفان عن سعید بن مینا عن جابر وابن عباس انهما قالا ولد رسول الله ﷺ عام الفیل یوم الاثنین الثانی عشر من شهر ربیع الاول.

ترجمہ:۔۔۔۔امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مصنف میں ذکر کیا عفان سے انہوں نے سعید بن مینا سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت عام فیل پیر کے دن ربیع الاول کے مہینے کی بارہویں تاریخ میں پیدا ہوئے۔

(البدایۃ والنہایۃ باب مولد رسول اللہ ﷺ ج ۲ ص ۲۸۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

رواه ابن ابی شیبة فی المصنف عن جابر وابن عباس قال فی الغرر وهو الذی علیه العمل.

(سبل الہدی والرشاد الباب الرابع فی تاریخ مولدہ ﷺ ومکانہ ج ۱ ص ۳۳۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

یہ روایت سند صحیح ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ اس روایت میں تین راوی ہیں۔

(پہلا راوی امام ابن ابی شیبہ) امام ذہبی علیہ الرحمہ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ آپ حافظ کبیر اور حجت ہیں۔ امام بخاری اور احمد بن حنبل کے استاد ہیں اور محدثین کی ایک پوری جماعت نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۴۷۷ برقم ۴۹۳۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

امام احمد نے فرمایا ابوبکر بن ابی شیبہ صدوق ہے یعنی سچا ہے۔ امام عجلی نے کہا آپ ثقہ ہیں۔ کہ آپ حدیث کے حافظ ہیں۔ امام ابو حاتم اور امام ابن خراش نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ امام ابن معین نے کہا: کہ ہمارے نزدیک ابوبکر سچے راوی ہیں۔ امام ابن حبان نے آپ کو ثقات میں

داخل کیا ہے۔ امام ابن قانع نے کہا آپ ثقہ ثبت ہیں۔ آخر میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے آپ سے تیس حدیثیں روایت کی ہیں جبکہ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث آپ سے روایت کی ہیں۔

(تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۵۲-۲۵۳ رقم ۳۰۷۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(دوسرا راوی عفان) یہ امام عفان بن مسلم ہے اور یہ صحاح ستہ کے راوی ہے۔

امام حافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ روایت کرتے ہیں۔

قال احمد بن عبداللہ العجلی عفان بن مسلم بصری ثقة ثبت صاحب سنة.

(تہذیب الکمال ج ۲۰ ص ۱۶۴ رقم ۳۹۶۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تہذیب التہذیب لابن حجر عسقلانی ج ۷ ص ۲۰۵ رقم ۴۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (معرفۃ الثقات عجلی ج ۲ ص ۱۳۰ رقم ۱۲۵۷ مطبوعہ مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ)، (التاریخ الکبیر للبخاری ج ۷ ص ۷۲ رقم ۳۳۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابو حاتم متوفی ۲۷۷ھ لکھتے ہیں۔

قال ابو محمد سالت ابی عن عفان فقال ثقة متقن متين.

(الجرح والتعدیل ج ۷ ص ۳۰ رقم ۱۶۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(تیسرا راوی سعید بن مینا) امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

سعيد بن مينا مولى البخترى بن ابى ذباب الحجازى مكى او مدنى الغرماء ابا الوليد ثقة من الثالثة.

(تقریب التہذیب ص ۲۴۱ رقم ۲۴۰۳ مطبوعہ دار الرشید سوریا)، (التاریخ الکبیر للبخاری ج ۳ ص ۵۱۲ رقم ۱۷۰۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام حافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ روایت کرتے ہیں۔

قال عبدالله بن احمد بن حنبل عن ابيه عن اسحاق بن منصور عن يحيىٰ بن معين وابو حاتم ثقة ذكره ابن حبان في كتاب الثقات.

(تہذیب الکمال ج ۱۱ ص ۸۵ رقم ۲۳۶۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

علامہ محمود پاشا فلکی مصری ۱۸۸۵ء لکھتے ہیں۔

وعن سعيد بن المسيب ولد رسول الله عند ابهير النهار —— اى وسطه —— وكان ذلك اليوم لمضى ثنتى عشرة ليلة من ربيع الاول —— اى وكان فى فصل الربيع —— وقد اشار لذلك بعضهم

بقوله:

يقول لنا لسان الحال منه — وقول الحق يعذب للسميع
فوجهي والزمان وشهر وضعي — ربيع في ربيع في ربيع

قال وحكى الاجماع عليه، وعليه العمل الآن ــــ اى فى الامصار ــــ خصوصا اهل مكة فى زيارتهم موضع مولده ﷺ،
(التقويم العربی قبل الاسلام و تاریخ میلاد الرسول و ہجرتہ ﷺ البحث الثالث فی مولد النبی محمد ﷺ ص ۳۳۔۳۴ مطبوعہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۸۹ھ ساحۃ الکوست الاسلامیہ مصر)

امام عبدالملک بن ہشام متوفی ۲۱۳ھ لکھتے ہیں۔

ابن اسحاق يحدد الميلاد قال حدثنا ابو محمد عبدالملك ابن هشام قال حدثنا زياد بن عبدالله البكائي محمد بن اسحاق المطلبي قال ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنى عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول عام الفيل.

ترجمہ: ۔ امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ بارہ ربیع الاول پیر کے روز عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام باب ولادۃ رسول اللہ ﷺ ج ۱ ص ۲۹۴ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

امام محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابن حميد قال حدثنا سلمة قال حدثني ابن اسحاق ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين عام الفيل لاثنى عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول.

ترجمہ: ۔ امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ پیدا ہوئے۔

(تاریخ الامم والملوک ج ۲ ص ۱۲۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد بن عبداللہ ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد بن شبويه الرئيس بمرو حدثنا جعفر بن محمد النيسابوري حدثنا علي بن مهران حدثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن اسحاق قال ولد رسول الله ﷺ لاثنتى عشر ليلة مضت من شهر ربيع الاول.
(المستدرک علی الصحیحین کتاب تواریخ المتقدمین باب ذکر اخبار سید المرسلین ج ۳ ص ۶۵۹ رقم الحدیث ۴۱۸۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ج ۱ ص ۱۹۹ مطبوعہ

دار الکتاب العربی بیروت)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیتے ہیں۔
(تلخیص المستدرک علی الصحیحین ج ۲ ص ۶۰۳ مطبوعہ بیروت)

اسی طرح ڈاکٹر محمود مطرجی امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

قال الذهبي في التلخيص على شرط مسلم.
(حاشیہ المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۲۰۳ رقم الحدیث ۴۲۳۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابو الحسن بن الفضل قال حدثنا عبدالله بن جعفر قال حدثنا يعقوب بن سفيان قال حدثني عمار بن الحسن النسائي قال حدثني سلمة بن الفضل قال قال محمد بن اسحاق ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين عام الفيل لاثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول.
(دلائل النبوۃ للبیہقی باب التعریف الذی ولد فیہ ج ۱ ص ۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)،
(شعب الایمان للبیہقی ج ۲ ص ۱۳۵ رقم الحدیث ۱۳۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ابوالحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں۔

امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ پیدا ہوئے اور آپ ﷺ کی ولادت باسعادت اس حویلی میں ہوئی جو ابن یوسف کے نام سے مشہور ہے۔
(الکامل فی التاریخ لابن اثیر باب ذکر مولد رسول اللہ ﷺ ج ۱ ص ۳۲۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام مطہر بن طاہر المقدسی متوفی ۳۵۵ھ لکھتے ہیں۔

وقال ابن اسحاق لاثنتى عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول.
(البدء والتاریخ ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ مکتبہ الثقافیہ الدینیہ القاہرۃ)

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

وفى حديث ابن المقرى قال ابن اسحاق ولد رسول الله ﷺ عام الفيل يوم الاثنين لاثنتى عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول.
(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر مولد النبی علیہ الصلوۃ والسلام ومعرفۃ من کفلہ وما کان امرہ..... ج ۳ جز ۳ ص ۴۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۳ جز ۳ ص ۴۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں۔

اور کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت شریف بارہ ربیع الاول کو ہوئی جس پر امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے نص قائم کی۔

(البدایۃ والنہایۃ ، باب مولد رسول اللہ ﷺ ج ۲ ص ۲۸۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

قال ابن اسحاق رحمہ اللہ تعالی لاثنتی عشرۃ لیلۃ [خلت] منہ۔

(سبل الہدی والرشاد والباب الرابع فی تاریخ مولدہ ﷺ ومکانہ ج ۱ ص ۳۳۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ روایت کرتے ہیں۔

امام باقر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر ابرہہ نصف محرم کو مکہ شریف پہنچا لہذا حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور ابرہہ کے لشکر لانے کے درمیان پچپن راتوں کا فاصلہ ہے۔

(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۰۰ ، ۱۰۱ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر ج ۲ جز ۳ ص ۴۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۳ ص ۴۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

قال انبانا الزبیر بن بکار قال وحدثنی ایضاً محمد بن الحسن عن عبدالسلام بن عبداللہ عن معروف بن خربوذ وغیرہ من اہل العلم قالوا ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل وسمیت قریش آل اللہ وعظمت فی العرب ولد لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شہر ربیع الاول۔

(تاریخ دمشق الکبیر ج ۲ جز ۳ ص ۳۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۲ جز ۳ ص ۳۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

وقال الزبیر بن بکار حدثنا محمد بن حسن عن عبدالسلام بن عبداللہ عن معروف بن خربوذ وغیرہ من اہل العلم قالوا ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل وسمیت قریش آل اللہ وعظمت فی العرب ولد لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من ربیع الاول۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ذکر ترجمۃ السیرۃ النبویۃ ج ۱ ص ۲۷۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ لکھتے ہیں۔

چوتھا قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔
(مسائل الامام احمد ج ۱ ص ۱۴ مطبوعہ الدار العلمیہ دہلی)

امام محمد بن حبان التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں۔

قال ابو حاتم ولد النبی ﷺ عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شہر ربیع الاول.

ترجمہ:.....امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ بارہ ربیع الاول پیر کے روز عام الفیل میں پیدا ہوئے۔
(الثقات ج ۱ ص ۱۵ ذکر مولد رسول اللہ ﷺ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (السیرۃ النبویۃ واخبار الخلفاء ذکر مولد رسول اللہ ﷺ ج ۱ ص ۳۳۔۳۲ مطبوعہ موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت)

ڈاکٹر عبدالمعطی قلعجی لکھتے ہیں۔

وصرح ابن حبان فی تاریخه وهو کتاب الثقات (ج ۱ ص ۱۴۔۱۵) فقال ولد النبی ﷺ عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شہر ربیع الاول.
(حاشیہ دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۷ ص ۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی متوفی ۴۵۰ھ لکھتے ہیں۔

لانه ولد بعد خمسین یوما من الفیل وبعد موت ابیه فی یوم الاثنین الثانی عشر من شہر ربیع الاول.

ترجمہ:.....واقعہ اصحاب فیل کے پچاس روز بعد اور آپ کے والد کے انتقال کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام بروز پیر بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔
(اعلام النبوۃ الباب التاسع عشر فی آیات مولدہ وظہور برکتہ ص ۲۴۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے چار اقوال لکھے ہیں اور چوتھا قول ۱۲ ربیع الاول کا لکھا ہے۔
(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار للنبہانی ج ۱ ص ۲۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام ابی الفرج عبدالرحمٰن علی بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں۔

چوتھا قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔

(صفوۃ الصفوۃ ذکر مولد رسول اللہ ﷺ ج ۱ ص ۵۲ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (نسیم الریاض للخفاجی علی شرح الشفاء القسم الاول فی تعظیم العلی الاعظم القدر النبی ﷺ فصل فیما ظہر من الآیات عند مولدہ ﷺ ج ۳ ص ۳۴۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (تحفۃ الاحوذی ج ۱۰ ص ۹۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (ڈاکٹر عبدالمعطی قلعجی فی حاشیہ دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۱ ص ۷۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نیز محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے الوفاء میں لکھا ہے کہ آپ کی ولادت پیر کے دن عام الفیل میں دس ربیع الاول کے بعد ہوئی۔ ایک روایت یہ ہے کہ ربیع الاول کی دو راتیں گزرنے کے بعد تیسری تاریخ کو اور دوسری روایت یہ ہے کہ بارھویں رات کو ولادت ہوئی۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کے حالات پر ایک کتاب "تلقیح فہوم الاثر" بھی لکھی۔ جسے مولانا یوسف بریلوی نے ۱۹۶۹ء میں مفید حواشی کے ساتھ شائع کیا۔ یہ جید برقی پریس دہلی سے چھپی تھی۔ اس میں بھی علامہ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے پیر کا دن اور ماہ ربیع الاول کو دیگر تواریخ کے ساتھ بارہ بھی لکھی ہے۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مولد النبی کے نام سے ایک رسالہ بھی لکھا۔ اس کا ترجمہ مولانا عبدالحکیم لکھنوی نے کیا تھا جو ۱۹۲۳ء میں لکھنؤ سے چھپا اس میں تاریخ ولادت کے بارے میں لکھا ہے۔ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ اس بارے میں تین قول ہیں۔ ایک یہ کہ آپ ﷺ ربیع الاول کی بارہویں شب کو پیدا ہوئے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ دوسرا یہ کہ آٹھویں اس ماہ کی پیدا ہوئے۔ یہ حضرت عکرمہ کا قول ہے۔ تیسرا یہ کہ آپ ﷺ کی ولادت ۱۰ ربیع الاول کو ہوئی۔ یہ حضرت عطاء کا قول ہے۔ مگر سب سے صحیح قول پہلا ہے۔

امام ابوالفتح محمد بن محمد بن سید الناس اندلسی متوفی ۷۳۴ھ یوں لکھتے ہیں۔

ولد سيدنا ونبينا محمد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول عام الفيل قيل بعد الفيل بخمسين يوما.

ترجمہ:... ہمارے آقا اور ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پیر کے روز بارہ ربیع الاول

شریف کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ فیل کے پچاس روز بعد حضور ﷺ کی ولادت ہوئی۔

(عیون الاثر ج ۱ ص ۹ ۷ مطبوعہ طبعہ دار ابن کثیر دمشق)، (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار للنبہانی ج ۱ ص ۳۰۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ عبد الرحمن بن احمد ابن رجب الحنبلی متوفی ۷۹۵ھ اپنی کتاب لطائف المعارف میں لکھتے ہیں۔ جمہور امت کا مشہور مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ولادت ہوئی امام ابن اسحاق وغیرہ مورخین کا یہی قول ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین اردو ج ۱ ص ۲۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

وقال ابو معشر نجیح ولد لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول.

ترجمہ:.....ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ذکر ترجمۃ السیرۃ النبویۃ ج ۱ ص ۲۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام تاریخ وفلسفہ علامہ ابن خلدون متوفی ۸۰۸ھ لکھتے ہیں۔

ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول.

ترجمہ:.....حضور ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل کو ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔

(تاریخ ابن خلدون باب المولد الکریم وبدء الوحی ج ۲ ص ۷۱۰ مطبوعہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن خلدون ص ۸۱ مطبوعہ مکتبۃ المعارف التوزیع الریاض)

ابو العباس احمد بن خالد الناصری لکھتے ہیں۔

قال ابن خلدون ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول.

ترجمہ:.....علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل کو ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔

(کتاب الاستقصا لاخبار دول المغرب والاقصیٰ ج ۱ص ۹۲ مطبوعہ دار الکتاب الدار البیضاء)

علامہ محمد عبدالرحمن سخاوی متوفی ۹۰۲ھ لکھتے ہیں۔

مات ابوه في اثنائها بالمدينة عند اخوال ابيه بني عدي بن النجار عن خمس وعشرين او ثلاثين سنة وضعته وهو البكر لكل منهما في يوم الاثنين عند فجره لاثنتي عشرة ليلة مضت من ربيع الاول عام الفيل۔

(التحفۃ اللطیفۃ فی تاریخ المدینۃ الشریفۃ للسخاوی ج ۱ص ۷۔ ۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں۔

اور بعض نے بارہ ربیع الاول شریف اور اہل مکہ اس پر متفق ہیں کیونکہ بارہ ربیع الاول شریف ہی کو اہل مکہ آپ کی جائے ولادت کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ بعض نے سترہ اور بعض نے ۲۲ بائیس ربیع الاول شریف کا قول کیا ہے اور مشہور یہی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول شریف بروز پیر ہوئی اور یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ (المورد الروی فی المولد النبوی ص ۹۶ مطبوعہ مکۃ المکرمۃ) شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں۔ خوب جان لو کہ جمہور اہل سیر و تواریخ کی یہ رائے ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی اور واقعہ فیل کے چالیس روز یا پچپن روز بعد اور یہ قول سب اقوال سے زیادہ صحیح ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی۔ بعض علماء نے اس قول پر اتفاق کا دعویٰ کیا ہے۔ یعنی سب علماء اس پر متفق ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ص ۱۴ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

محدث ہند امام محمد طاہر الصدیقی الحنفی متوفی ۹۸۶ھ لکھتے ہیں۔

ولد عام الفيل يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من ربيع الاول۔

(مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار السیر بیان لسیر ج ۵ص ۲۶۵ مطبوعہ مکتبہ الایمان المدینۃ المنورۃ)

امام محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی متوفی لکھتے ہیں۔

(وقيل) ولد (لاثنتي عشر) من ربيع الاول (وعليه عمل اهل مكة) قديما وحديثا في (زيادتهم موضع مولده في هذا الوقت)

فتحصل فی تعیین الیوم سبعة اقوال (و المشهور انه) ﷺ (ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع) الاول وهو القول الثلث فی کلام المصنف (وهو قول) محمد (بن اسحاق) بن یسار امام المغازی (و) قول (غیره) قال ابن کثیر وهو المشهور عند الجمهور وبالغ ابن الجوزی وابن الجزار فنقلا فیه الاجماع وهو الذی علیه العمل.

ترجمہ:۔۔۔ پیدا ہوئے حضور ﷺ بارہ ربیع الاول شریف کو اسی پر عمل ہے پرانے اور نئے اہل مکہ کا اس بات میں کہ وہ زیارت کرتے ہیں اس وقت نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت کی یعنی بارہ ربیع الاول کو۔لہذا تاریخ ولادت کے بارے میں سات قول ہیں سب سے زیادہ مشہور یہ ہے کہ حضور ﷺ بارہ ربیع الاول بروز پیر کو پیدا ہوئے مصنف کی کلام میں یہ تیسرا قول ہے اور یہ قول امام المغازی محمد بن اسحاق بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا اور اس کے علاوہ دوسرے علماء کا ابن کثیر نے کہا جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے اور ابن جوزی اور ابن جزار نے یہاں تک پہنچایا کہ انہوں نے اس میں اجماع نقل کیا اور وہ ہی ہے کہ جس پر لوگوں کا عمل ہے۔

(شرح زرقانی علی المواہب المقصد الاول ذکر تزوج عبداللہ آمنہ ج ۱ص ۱۳۲ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (البدایۃ والنہایۃ باب مولد رسول اللہ ﷺ ج ۲ ص ۲۸۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ج ۱ص ۱۹۹ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (السیرۃ الحلبیۃ ج ۱ص ۹۳ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

شرح الہمزیہ میں ہے: یہی (۱۲ ربیع الاول حضور ﷺ کی تاریخ ولادت) مشہور ہے۔ اور اسی پر عمل ہے۔ (الفتوحات الاحمدیہ بمنح الحمدیہ شرح الہمزیہ تحت قولہ لیلۃ المولد ص ۔ مطبوعہ جمالیہ قاہرۃ)

شیخ الاسلام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ لکھتے ہیں۔

وقیل لاثنتی عشرة وهو المشهور وعلیه العمل.

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار للنبہانی ج ۳ص ۹۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

عاشق رسول امام محمد بن یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔قصہ فیل میں نبی اکرم ﷺ کا معجزہ یہ ہے کہ یہ اس زمانے میں وقوع پذیر ہوا جب آپ شکم مادر میں تشریف فرما تھے اور واقعہ کے پچاس دن بعد پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول حکومت ہرمز بن انوشیروان کے بارہویں سال آپ ﷺ متولد ہوئے۔(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین اردو ج ۱ص ۳۱۳ مطبوعہ

دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام عبدالباسط بن خلیل بن شاہین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ولد بمکة فی لیلة الاثنین وثمانین ثانی عشرة ربیع الاول فی عام الفیل بعد قدوم ابرهة بالفیل بسبعة وخمسین یوما.
(غایۃ السؤل فی سیرۃ الرسول ص ۳۰ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ولادت آنحضرت روز دوشنبه مستحق شد از شهر ربیع الاول از سالیے که واقعه فیل دراں بود. بعض گفته اند بتاریخ دوم بعض گفته اند بتاریخ سوم وبعض گفته اند بتاریخ دواز دهم.

ترجمہ:..... جس سال واقعہ فیل پیش آیا اسی سال ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن حضور ﷺ کی ولادت ہوئی جمہور کے نزدیک یہی صحیح ہے البتہ تاریخ ولادت کی تعیین میں اختلاف ہے بعض نے دوسری بعض نے تیسری اور بعض نے بارھویں تاریخ بیان کی ہے۔
(سرور المحزون ترجمہ نور العیون ص ۹ مطبوعہ محمدی لاہور سنہ ۱۸۹۱ء)

علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ یعنی حضور کی ولادت پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۲ مطبوعہ ہند)

علامہ ملا معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ومشهور آنست که در ماه ربیع الاول آحضرت ﷺ در جود آمد بیشتر بر آنند که روز دوازدهم ماه مذکور بود جمهور محدثان وارباب سیر وتواریخ شب دوشنبه تعین نموده اند.

ترجمہ:..... مشہور یہ ہے کہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ تھی اور جمہور محدثین اور ارباب سیرت و تاریخ نے شب پیر کی تعیین کی ہے۔
(معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ رکن دوم باب سوم در ذکر ولادت آنحضرت ﷺ واقعہ اول ذکر تاریخ ولادت و وقت سعادت او ﷺ ص ۳۲ مطبوعہ نورانی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور)

علامہ عبدالواحد حنفی لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ بارہ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن پیدا ہوئے۔
(عجائب القصص ص ۲۳۷ مطبوعہ نول کشور ہند)

اسعاف الراغبین بر حاشیہ نور الابصار میں ہے۔ حضور ﷺ بارہ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن پیدا ہوئے۔ (اسعاف الراغبین بر حاشیہ نور الابصار ج اص ۹ مطبوعہ مصر)

علامہ احمد بن حجر آل علی قاضی المحکمہ الشرعیہ قطر لکھتے ہیں۔

وضعته امه ﷺ فی صبیحة یوم الاثنین الثانی عشر من ربیع الاول عام الفیل.

(الرد الشافی الواحر علی کل امیہ سید الاوائل والاواخر ص ۳۲ مطبوعہ دار الارشاد للطباعة والنشر والتوزیع بیروت)

دیوبندیوں کے مفتی اعظم محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں۔ الغرض جب سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاول کی بارھویں تاریخ روز دوشنبہ دنیا کی تاریخ میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد لیل ونہار کے انقلاب کی اصل غرض آدم واولاد آدم کا فخر کشتی نوح کی حفاظت کا راز وابراہیم کی دعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پیشگوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز عالم ہوتے ہیں۔ نیز اس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ اس پر اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن ہوئی۔ لیکن تاریخ کے تعیین میں چار اقوال مشہور ہیں۔ دوسری آٹھویں، دسویں، بارھویں۔ مشہور قول بارھویں تاریخ کا ہے۔ یہاں تک کہ ابن الجزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا۔ اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے۔ اور محمود پاشا فلکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہو سکتا کہ جمہور کی مخالفت اس بناء پر کی جائے۔

(سیرۃ رسول اکرم ﷺ آپ کے آخری کلمات ص ۳۶ حاشیہ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

امام محمد ابو زہرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت کی کتاب خاتم النبیین میں لکھتے ہیں۔

الجمهور العظمی من علماء الروایة علی ان مولده علیه الصلوة والسلام فی ربیع الاول من عام الفیل فی لیلة الثانی عشر منه وقد وافق میلاده بالسنة الشمسیة نیسان.

ترجمہ:..... علماء روایت کی ایک عظیم کثرت اس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل ماہ ربیع

الاول کی بارہ تاریخ ہے۔ (خاتم النبیین ج ۱ص ۱۱۵)

نیز دوسرے اقوال ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

ولولا ان هذه الرواية ليست هي المشهورة لاخذنا بها ولكن علم الرواية لايدخل الترجيح فيه بالعقل.

ترجمہ:... کہ جمہور علماء کے قول کے مقابلہ میں یہ روایتیں مشہور نہیں ہیں نیز علم روایت میں ترجیح کا دارومدار عقل پر نہیں ہوتا بلکہ نقل پر ہوتا ہے۔ (خاتم النبیین ج ۱ص ۱۱۵)

ڈاکٹر محمد حسین ہیکل لکھتے ہیں۔

والجمهور على انه ولد في الثاني عشر من شهر ربيع الاول وهو قول ابن اسحاق وغيره.

ترجمہ:... جمہور کے نزدیک حضور ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ اور یہی قول امام امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

(حیاۃ محمد ﷺ مولدہ ورضاعہ ص ۱۰۹ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ المصریۃ القاھرۃ)

علامہ محمد سید گیلانی ماجستر کلیۃ الآداب بجامعۃ القاھرۃ لکھتے ہیں۔

ولد يوم الاثنين لاثنتى عشرة ليلة خلت من ربيع الاول الموافق (۲۳ من ابريل سنة ۵۷۱)

(مین الیقین فی سیرۃ سید المرسلین ص ۲ مطبوعہ مصطفی البابی مصر طبع سنہ ۱۹۵۶)

دور حاضر کے سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون، پرنسپل آف کلیۃ اصول الدین جامعہ ازہر لکھتے ہیں۔

وقد صح من طرق كثيرة ان محمدا عليه السلام ولد يوم الاثنين لاثنتى عشرة مضت من شهر ربيع الاول عام الفيل في زمن كسرى انوشيروان ويقول اصحب التوفيقات التاريخية ان ذلك يوافق اليوم المكمل للعشرين من شهر اغسطس ۵۷۰ بعد ميلاد المسيح عليه السلام.

ترجمہ:... کثیر تعداد ذرائع سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ حضور ﷺ بروز پیر ربیع الاول عام الفیل کسریٰ نوشیرواں کے عہد حکومت میں پیدا ہوئے۔ اور ان علماء کے نزدیک جو مختلف سنتوں کی آپس میں تطبیق کرتے ہیں انہوں نے عیسوی تاریخ میں ۲۰ اگست ۵۷۰ء بیان کی ہے۔

(محمد رسول اللہ ج ۱ص ۱۰۲)

غیر مقلد نواب صدیق حسن خان قنوجی متوفی ۱۳۰۷ھ لکھتے ہیں۔

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر روز دوشنبہ (پیر کے دن) شب دوازدہم ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی جمہور علماء کا یہی قول ہے ابن جوزی نے اس پر اتفاق کیا ہے۔
(الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص ۷ طبع سنہ ۱۳۰۵ھ)

احمد موسیٰ الخری کی کتاب "التاریخ العربی القدیم والسیرۃ النبویہ" سعودی عرب کی وزارۃ المعارف نے ۱۳۹۶ھ میں طبع کرائی۔ اس میں حضور ﷺ کی ولادت کے متعلق ہے۔

ولد رسول الکریم ﷺ فی مکۃ المکرمۃ فی فجر یوم الاثنین الثانی عشر من ربیع الاول الموافق. ۲۰ نیسان (ابریل) ۵۷۱ء وتعرف سنۃ مولدہ بعام الفیل.

ترجمہ:..... حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے سال پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو صبح کے وقت پیدا ہوئے۔

علامہ محمد رضا جو قاہرہ یونیورسٹی کی لائبریری کے امین تھے۔ اپنی کتاب محمد رسول اللہ میں لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ پیر کے دن فجر کے وقت ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو بمطابق بیس اگست ۵۷۰ عیسوی پیدا ہوئے اہل مکہ سرکار دو عالم ﷺ کے مقام ولادت کی زیارت کے لئے اسی تاریخ کو جایا کرتے ہیں۔ (محمد رسول اللہ ج ۲ ص ۱۹ طبع سنہ ۱۹۳۲)

دوسری فصل تاریخ وفات کی تحقیق میں

بارہ ربیع الاول تاریخ وفات ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا اس لئے حضور اکرم ﷺ کا حج یعنی نو ذی الحجہ جمعہ کو ہوا۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے ان سے کہا اے امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہم گروہ یہود پر اترتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید منالیتے۔ آپ نے پوچھا کون سی آیت؟ اس نے کہا (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت

سے) پسند کرلیا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس دن اور جس جگہ یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ پر

نازل ہوئی ہم اس کو پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ اس وقت جمعہ کے دن عرفات کے مقام پر کھڑے تھے۔
(صحیح بخاری کتاب الایمان باب زیادۃ الایمان ونقصانہ ج ۱ ص ۲۵ رقم الحدیث ۴۵ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)، (صحیح مسلم کتاب التفسیر ج ۴ ص ۲۳۱۳ رقم الحدیث ۳۰۱۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب من سورۃ المائدۃ ج ۵ ص ۲۵۰ رقم الحدیث ۳۰۴۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن النسائی کتاب الایمان باب زیادۃ الایمان ج ۸ ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۵۰۱۲ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا میں پہچانتا ہوں کہ کس دن الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی جمعہ اور عرفات کے

دن اور وہ دونوں دن (پہلے سے) ہی ہمارے عید کے دن ہیں۔
(طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۸۳۰ مطبوعہ دار الحرمین القاہرۃ)، (فتح الباری ج ۱ ص ۱۰۵ رقم الحدیث ۴۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابو عیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

اس آیت کا نزول جمعہ اور عرفہ کے دن ہوا جنہیں مسلمان پہلے ہی عیدوں کے طور پر مناتے ہیں۔
(سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب من سورۃ المائدۃ ج ۵ ص ۲۵۰ رقم الحدیث ۳۰۴۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۱۲۸۳۵ مطبوعہ مکتبہ العلوم والحکم الموصل)، (جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۶ ص ۸۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

معلوم ہوا کہ اس سال ذی الحجہ کی نویں (تاریخ) جمعہ کو تھی اور یہ موقف بھی ثابت ہے اور اس

میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں۔

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

عن ابن عباس قال ولد ﷺ یوم الاثنین فی ربیع الاول وانزلت علیه النبوة یوم الاثنین [فی شهر ربیع الاول] وانزلت علیه البقرة یوم الاثنین فی ربیع الاول وهاجر الی المدینة فی ربیع الاول <u>وتوفی یوم الاثنین فی ربیع الاول</u>۔
(تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ جز ۳ ص ۴۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ جز ۳ ص ۴۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمد ج ۱ ص ۲۷۷ رقم

الحدیث ۴۵۲۶ مطبوعہ موسسہ قرطبہ مصر)، (دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۷ ص ۲۳۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تاریخ الاسلام للذہبی ج ۱ ص ۵۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار للنبہانی ج ۱ ص ۲۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ لکھتے ہیں۔

قال ابو جعفر اما الیوم الذی مات فیہ رسول اللہ ﷺ فلا خلاف بین اھل العلم بالاخبار فیہ انہ کان یوم الاثنین من شھر ربیع.

(تاریخ طبری ذکر الاخبار الواردۃ بالیوم الذی توفی فیہ رسول اللہ ﷺ منہ یوم وفاتہ ج ۲ ص ۲۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

غیر مقلدوں کے امام علی بن احمد حزم الظاہری متوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں۔

ولم یختلف فی انہ علیہ السلام مات یوم الاثنین.

(جوامع السیر لابن حزم ص ۷ مطبوعہ دار المعارف مصر)

حافظ ابو عمرو ابن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں۔

ومات ﷺ یوم الاثنین بلا اختلاف.

(الدرر فی اختصار المغازی والسیر لابن عبد البر ص ۲۷۱ مطبوعہ دار المعارف القاھرۃ)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وکانت وفاتہ یوم الاثنین بلا خلاف من ربیع الاول.

(فتح الباری ج ۸ ص ۱۲۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

شیخ الاسلام محدث کبیر امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

وقال اھل الصحیح باجماع انہ توفی یوم الاثنین.

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب المناقب باب وفاۃ النبی ﷺ ج ۱۱ ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۴۵۳۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول پیر کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اور اس کا ثبوت اکابر دیوبندی کی کتب سے ملاحظہ فرمائیں:

محمد زکریا دیوبندی لکھتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کا وصال باتفاق اہل تاریخ دوشنبہ کے روز ہوا ہے لیکن تاریخ میں اختلاف ہے اکثر مورخین کا قول ۱۲ ربیع الاول کا ہے مگر اس میں ایک نہایت قوی اشکال ہے وہ یہ کہ ۱۰ھ کو نو ۹ ذی الحجہ جس میں حضور ﷺ حج کے موقعہ پر عرفات میں تشریف فرما تھے وہ جمعہ کا دن تھا اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے نہ محدثین کا نہ مورخین کا حدیث کی روایات میں بھی

کثرت سے اس کی تصریح ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا حج یعنی نو ذی الحجہ جمعہ کو ہوا اس کے بعد خواہ ذی الحجہ محرم اور صفر تینوں مہینے ۳۰ دن کے ہوں یا ۲۹ کے یا بعض مہینے ۲۹ کے اور بعض ۳۰ کے کسی صورت سے بھی بارہ ربیع الاول دوشنبہ کی نہیں ہو سکتی اس لئے بعض محدثین نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا وصال دو ۲ ربیع الاول کو ہوا۔
(شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ﷺ باب ۵۴ حضور اقدس ﷺ کے وصال کا ذکر! ص ۳۲۶ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔ اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نوی ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔
(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ ص ۱۹۲ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

علامہ شبلی نعمانی دیوبندی لکھتے ہیں۔ بیہقی نے دلائل میں مستند صحیح سلیمان التیمی سے دوم ربیع الاول کی روایت نقل کی ہے (نور العیون ابن سید الناس وفات) لیکن یکم ربیع الاول کی روایت ثقہ ترین ارباب سیر موسیٰ بن عقبہ سے اور مشہور محدث امام لیث مصری سے مروی ہے (فتح الباری وفات)۔

امام سہیلی نے روض الانف میں اسی روایت کو اقرب الی الحق لکھا ہے (جلد دوم وفات) اور سب سے پہلے امام مذکور ہی نے درایۃً اس نکتہ کو دریافت کیا کہ ۱۲ ربیع الاول کی روایت قطعاً ناقابل تسلیم ہے کیونکہ دو باتیں یقینی طور پر ثابت ہیں روز وفات دوشنبہ کا دن تھا (صحیح بخاری ذکر وفات و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ) اس سے تقریباً تین مہینے پہلے ذی الحجہ ۱۰ھ کی نویں تاریخ کو جمعہ کا دن تھا۔ (صحاح قصہ حجۃ الوداع و صحیح بخاری تفسیر الیوم اکملت لکم دینکم۔ ذی الحجہ ۱۰ھ روز جمعہ سے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک حساب لگاؤ۔ ذی الحجہ محرم صفر ان تینوں مہینوں کو خواہ ۲۹، ۲۹ خواہ ۳۰، ۳۰ خواہ بعض ۳۰ کسی حالت اور کسی شکل سے ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ کا دن نہیں پڑھ سکتا اس لئے درایۃً بھی یہ تاریخ قطعاً غلط ہے۔ دوم ربیع الاول کو حساب سے اس وقت دوشنبہ پڑھ سکتا ہے جب تینوں

مہینے ۲۹ کے ہوں جب دو پہلی صورتیں نہیں ہیں تو اب صرف تیسری صورت رہ گئی ہے۔ جو کثیر الوقوع ہے یعنی یہ کہ دو مہینے ۲۹ کے اور ایک مہینہ تیس کا لیا جائے اس حالت میں ۲۹ ربیع الاول کو دوشنبہ کا روز واقع ہوگا اور یہی ثقہ اشخاص کی روایت ہے ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا کہ وذی الحجہ کو جمعہ ہو تو اوائل ربیع الاول میں اس حساب سے دوشنبہ کس کس دن واقع ہو سکتا ہے۔

نمبر شمار	صورت مفروضہ	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ
۱	ذی الحجہ محرم اور صفر سب دن کے ہوں	۶	۱۳	
۲	ذی الحجہ محرم اور ۲۹ صفر سب ۳۰ دن کے ہوں	۲	۱۹	۲۶
۳	ذی الحجہ ۲۹ محرم ۲۹ اور صفر سب ۳۰ کے دن ہوں	۱	۸	۱۵
۴	ذی الحجہ ۳۰ محرم ۲۹ اور صفر ۲۹ دن کا ہو	۱	۸	۱۵
۵	ذی الحجہ ۲۹ محرم ۳۰ اور صفر ۲۹ کا ہو	۱	۸	۱۵
۶	ذی الحجہ ۳۰ محرم ۲۹ اور صفر ۳۰ کا ہو	۷	۱۴	
۷	ذی الحجہ ۳۰ محرم ۳۰ اور صفر ۲۹ کا ہو	۷	۱۴	
۸	ذی الحجہ ۲۹ کا اور محرم و صفر ۳۰ کے ہوں	۷	۱۴	

ان مفروضہ تاریخوں میں سے ۶۔۷۔۸۔۱۳۔۱۹۔۱۴ و ۱۵ خارج از بحث ہیں کہ علاوہ اور وجوہ کے ان کی تائید میں کوئی روایت نہیں رہ گئیں یکم اور دوم تاریخیں۔ دوم تاریخ صرف ایک صورت میں پڑ سکتی ہے جو خلاف اصول ہے یکم تاریخ تین صورتوں میں واقع ہو سکتی ہے اور تین کثیر الوقوع ہیں اور روایت ثقات ان کی تائید میں ہیں اس لئے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ۱۱ھ ہے۔

(سیرۃ النبی ﷺ ج ۲ ص ۱۰۴۔۱۰۵ مکتبہ مدینہ اردو بازار لاہور)

دیوبندیوں کے مفتی اعظم محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں۔

تاریخ وفات میں مشہور ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو واقع ہوئی اور یہی جمہور مورخین لکھتے چلے آئے

ہیں لیکن حساب سے کسی طرح یہ تاریخ وفات نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ بھی متفق علیہ ہے اور یقینی امر ہے کہ آپ ﷺ کی وفات دوشنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ ﷺ کا حج ۹ ذی الحجہ بروز جمعہ المبارک کو ہوا۔ ان دونوں باتوں کو ملانے سے ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ نہیں پڑتی اسی لئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد یہی صحیح قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ کی تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے کتابت کی غلطی سے ۲ کا (۱) اور عربی میں ثانی عشر ربیع الاول کا ثانی عشر ربیع الاول بن گیا حافظ مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیرۃ رسول اکرم ﷺ آپ کے آخری کلمات ص ۲۹۱ حاشیہ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

دیوبندیوں کے شیخ التفسیر والحدیث محمد ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ اور لیث بن سعد اور خوارزمی نے یکم ربیع الاول کو تاریخ وفات بتلایا ہے اور کلبی اور ابو مخنف نے دوم ربیع الاول تاریخ وصال قرار دی ہے علامہ سہیلی نے روض الانف میں اور حافظ عسقلانی نے شرح بخاری میں اسی قول کو مرجح قرار دیا ہے۔ فتح الباری ج ۸ ص ۹۸ زرقانی ج ۳ ص ۱۱۰۔

(سیرۃ المصطفیٰ ﷺ تاریخ وفات ج ۳ ص ۱۱۰ مطبوعہ ہند طبع سنہ ماہ ذی قعدۃ الحرام ۱۳۸۱)

ابوالکلام آزاد دیوبندی اپنے مقالات میں لکھتے ہیں۔ (۱) ذی الحجہ محرم اور صفر تینوں کو تیس تیس دن فرض کیا جائے یہ صورت عموماً ممکن الوقوع نہیں۔ اگر واقع ہو تو دوشنبہ ۶ ربیع الاول کو ہوگا یا تیرہ ربیع الاول کو۔ (۲) ذی الحجہ محرم اور صفر تینوں مہینوں کو انتیس انتیس دن کے فرض کیا جائے۔ ایسا بھی عموماً واقع نہیں ہوتا۔ اس صورت میں دوشنبہ ۲ ربیع الاول کو اور ۹ ربیع الاول کو ہوگا۔

ممکن الوقوع صورتوں کا نقشہ

نمبر شمار	صورت	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ
۱	ذی الحجہ ۳۰ محرم و صفر ۲۹	۱	۸	۱۵
۲	ذی الحجہ و محرم ۲۹ صفر ۳۰	۱	۸	۱۵

۳	ذی الحجہ ۲۹ محرم ۳۰ صفر ۳۰	۱	۸	۱۵
۴	ذی الحجہ ۳۰ محرم ۲۹ صفر ۳۰	۷	۱۴	۲۱
۵	ذی الحجہ ۳۰ محرم ۳۰ صفر ۲۹	۷	۱۴	۲۱
۶	ذی الحجہ ۲۹ محرم ۲۹ صفر ۳۰	۱	۸	۱۵

ظاہر ہے کہ ان صورت میں سے صرف یکم ربیع الاول ہی صحیح اور قابل تسلیم ثابت ہے۔
اس کی تصدیق مزید یوں بھی ہو سکتی ہے کہ یوم وقوف عرفات سے مہینوں کے طبعی دور کے مطابق حساب کر لیا جائے۔ ۲۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو جمعہ تھا اور یکم ربیع الاول ۱۱ھ کو لازماً دوشنبہ ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کے یوم سے وفات تک اکاسی (۸۱) دن ہوتے ہیں۔ اس حساب سے بھی دوشنبہ یکم ربیع الاول ہی کو آتا ہے۔ غرض یکم ربیع الاول ۱۱ھ ہی صحیح تاریخ وفات معلوم ہوتی ہے اس کی متوازی عیسوی تاریخ ۲۵ اگست یا ۲۶ مئی ۶۳۲ء نکلتی ہے۔ (رسول رحمت ص ۲۵۴)

نقوش رسول نمبر میں ہے۔ نبی خدا ﷺ کی رحلت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح مسلم ریاست کے طول وعرض میں پھیل گئی معتبر ترین روایات کے مطابق اس روز پیر تھا ربیع الاول کی ۲ تاریخ اور ۱۱ سن ہجری (۲۵ مئی ۶۳۲ عیسوی) رسول اللہ ﷺ کا وصال دن کے وقت ہوا۔
(نقوش رسول نمبر شمارہ ۱۳۰ دسمبر ۱۹۸۲ء مطبوعہ ادارہ فروغ اردو لاہور)

مستند فقہاء کرام سے ثبوت

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ بھی لکھتے ہیں۔

ورجح جمع من المحدثين الرواية الاولى لورود اشكال سياتي على الرواية.

قال الحنفي وهنا سوال مشهور على اشكال مسطور وهو ان جمهور ارباب السير على ان وفاته في تلك السنة يوم الجمعة فيكون غرة ذى الحجة يوم الخميس فلا يمكن ان يكون يوم الاثنين الثاني عشر من ربيع الاول سواء كانت المشهور الثلاث الماضية بمعنى ذا الحجة والمحرم وصفر ثلاثين يوماً اور تسعاً وعشرين او

بعض منها ثلاثين وبعض آخر منها تسعا وعشرين وحله ان يقال باحتمال اختلاف اهل مكة والمدينة في روية هلال ذى الحجة بواسطة مانع من السحاب وغيره او بسبب اختلاف المطالع فيكون غرة ذى الحجة عند اهل مكة يوم الخميس وعند اهل المدينة يوم الجمعة وكان وقوف عرفة واقعا برؤية اهل مكة ولما رجع الى المدينة اعتبروا التاريخ برؤية اهل المدينة وكان الشهور الثلاثة كوامل فيكون اول ربيع الاول يوم الخميس ويوم الاثنين الثانى عشر منه هذا.

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبھامش شرح الشمائل باب ماجاء فی وفاۃ رسول اللہ ﷺ ج ۲ ص ۲۵۲-۲۵۳ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

علامہ ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ سہیلی متوفی ۵۸۱ھ لکھتے ہیں۔

يصح ان يكون في الا في الثانى من الشهر او الثالث عشر او الرابع عشر او عشر لاجماع المسلمين على ان وقفة عرفة في حجة الوداع كانت يوم الجمعة وهو من ذى الحجة فدخل ذوى الحجة يوم الخميس فكان المحرم اما الجمعة او السبت فان الجمعة فقد كان صفر اما السبت واما الاحد فان كان السبت فقد كان ربيع الاحد او وكيف ما دار الحال على هذا الحساب فلم يكن الثانى عشر من ربيع الاول يوم الاثنين ولا الاربعاء ايضا كما قال القتبى وذكر الطبرى عن ابن الكلبى وابى مخنف انه فى الثانى من ربيع الاول وهذا القول وان كان خلاف اهل الجمهور فانه لايبعد كانت الثلاثة الاشهر التى قبله كلها من تسعة وعشرين فتدبره فانه صحيح ولم ار احدا له وقد رايت للخوارزمى انه توفي عليه السلام في اول يوم من ربيع الاول وهذا في القياس بما ذكر الطبرى عن ابن الكلبى وابى مخنف.

ترجمہ:...... صحیح یہ ہے کہ حضور ﷺ کا وصال ربیع الاول کی دو تاریخ یا تیرہ یا چودہ یا پندرہ تاریخ کو ہے کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ کا وقوف عرفات جمعۃ المبارک کو ہوا تھا یعنی ذی الحجہ کی نو ذوالحجہ جمعرات کے دن شروع ہوا تو محرم کا آغاز جمعہ کو ہوگا اگر محرم کا آغاز جمعہ کو ہو تو صفر کا آغاز ہفتہ کو ہوگا یا اتوار کو اگر صفر کا آغاز ہفتہ کو ہو تو ربیع الاول کا آغاز اتوار کو ہوگا یا پیر کو تو پھر اس حساب پر جو بھی حالت ہو تو بارہ ربیع الاول پیر کو نہیں ہو سکتی اور نہ ہی بدھ

کو ہو سکتی ہے۔ جس طرح قتیبی نے کہا۔ طبری نے ابن کلبی اور ابی مخنف سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ کا وصال ربیع الاول کی دو تاریخ کو ہوا یہ قول اگرچہ جمہور کے خلاف ہے تاہم صحیح ہے کیونکہ یہ کوئی بعید نہیں کہ ربیع الاول سے پہلے تینوں مہینے (ذی الحجہ، محرم، صفر) انتیس دن کے ہوں اس میں خوب غور وفکر کر لو۔ میں نے کسی عالم کو نہیں دیکھا کہ اس کے ذہن میں یہ بات آئی ہو۔ میں نے خوارزمی کو دیکھا ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال یکم ربیع الاول کو ہوا۔ طبری نے ابن کلبی اور ابو مخنف سے جو روایت نقل کی ہے یہ اس کے زیادہ قریب ہے۔

(الروض الانف للسہیلی متی توفی رسول اللہ ج ۴ ص ۴۳۹، ۴۴۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۵۶ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)، (السیرۃ الحلبیہ ج ۳ ص ۴۷۳ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)، (وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ للسمہودی ج ۱ ص ۳۱۸ مطبوعہ بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

قال ابو الیمن بن عساکر وغیرہ لا یمکن ان یکون موتہ یوم الاثنین من ربیع الاول الا یوم ثانی الشہر او نحو ذلک فلا یتہیأ ان یکون ثانی عشر الشہر للاجماع ان عرفۃ فی حجۃ الوداع کان یوم الجمعۃ فالمحرم بیقین اولہ الجمعۃ او السبت وصفر اولہ علی ہذا السبت او الاحد او الاثنین فدخل ربیع الاول الاحد وہو بعید اذ یندر وقوع ثلاثۃ اشہر نواقص فترجح ان یکون اولہ الاثنین وجاز ان یکون الثلاثاء فان کان استہل الاثنین فہو ما قال موسی بن عقبۃ من وفاتہ یوم الاثنین لہلال ربیع الاول فعلی ہذا یکون الاثنین الثانی منہ ثامنہ وان جوزنا عشرۃ ولکن بقی بحث آخر کان یوم عرفۃ الجمعۃ بمکۃ فیحتمل ان یکون کان یوم عرفۃ بالمدینۃ یوم الخمیس مثلا او یوم السبت فیبنی علی حساب ذلک۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ذکر ترجمۃ السیرۃ النبویۃ ج ۱ ص ۶۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

شیخ الامام ابی محمد عبد اللہ ابن اسعد بن علی الیافعی المکی متوفی [illegible] لکھتے ہیں۔

قیل انہ توفی الثانی عشر منہ اشکال من اجل انہ ﷺ کانت وقفۃ بالجملۃ فی السنۃ العاشرۃ اجماعا فاذا کان ذلک لا یتصور وقوع یوم الاثنین فی ثانی عشر ربیع الاول من السنۃ التی بعدہا وذلک مطر فی کل سنۃ تکون الوقفۃ قبلہ بالجمعۃ علی کل تقدیر

من تمام المشهور ونقصانها وتمام بعضها ونقصان بعض.
(مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان السنۃ الحادی عشرج ۱ ص ۷ مطبوعہ حیدرآباد دکن ہند)

شیخ الاسلام محدث کبیر امام بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

وقال السهيلي في (الروض) اتفقوا انه توفي ﷺ يوم الاثنين وقالوا كلهم في ربيع الاول غير انهم قالوا او قال اكثرهم في الثاني عشر من الشهر او الثالث عشر اور الرابع عشر او الخامس عشر الاجماع المسلمين على ان وقفة عرفة في حجة الوداع كانت يوم الجمعة وهو التاسع من ذى الحجة فدخل ذوالحجة يوم الخميس فكان المحرام اما الجمعة واما السبت واما الاحد فان كان الجمعة فقد كان صفر اما السبت واما الاحد فان كان السبت فقد كان الربيع اما الاحد واما الاثنين وكيف ما دارت الحال على هذا الحساب فلم يكن الثاني عشر من ربيع الاول يوم الاثنين بوجه.
(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب المناقب باب وفاۃ النبی ﷺ ج ۱۱ ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۳۵۳۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل بحث کرکے دوم ربیع الاول کو ترجیح دی اور بارہ ربیع الاول کے یوم وفات ہونے کی روایت کو عقل ونقل کے خلاف ثابت کرکے اسے راوی کا وہم اور غلط قرار دیا ہے۔ (فتح الباری ج ۸ ص ۱۳۰ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

امام علی بن برہان الدین الحلبی متوفی ۱۰۴۴ھ لکھتے ہیں۔

توفي رسول الله ﷺ وهو في صدر عائشة وذلك يوم الاثنين حين زاغت الشمس لاثنتى عشرة ليلة خلت من ربيع الاول هكذا ذكر بعضهم وقال السهيل لايصح ان يكون وفاته يوم الاثنين الا في ثالث عشرة او رابع عشرة لاجماع المسلمين على ان وقفة عرفة كانت يوم الجمعة وهو تاسع ذى الحجة وكان المحرم اما بالجمعة واما بالسبت فان كان السبت فيكون اول صفر اما الاحد والاثنين فعلى هذا لا يكون الثاني عشر من شهر ربيع الاول بوجه وقال الكلبي انه توفي في الثاني من شهر ربيع الاول.

ترجمہ:...... حضور ﷺ کا وصال شریف ہوا اس حال میں کہ آپ کا سر مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی

اللہ عنہما کے سینے پر تھا پیر کے روز سورج ڈھلنے کے وقت بارہ ربیع الاول کو آپ کا وصال شریف ہوا جیسے کہ بعض نے ذکر کیا اور امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے (بارہ ربیع الاول کو وصال شریف کا قول) صحیح نہیں ہے اس طرح کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ وفات شریف آپ کی پیر کے روز ہو مگر تیرہ یا چودہ ہو سکتی ہے اس لیے کہ مسلمانوں کا اجماع ہے اس بات پر کہ حضور ﷺ کا وقوف عرفہ ذوالحج جمعہ کے روز ہوا تو اس حساب سے یکم محرم یا جمعہ کو یا ہفتہ کو ہوگا اگر ہو ہفتہ تو پہلی صفر کی یا اتوار کو ہوگی یا پیر کو اس حساب کے اعتبار سے حضور ﷺ کا وصال شریف بارہ ربیع الاول کو کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ امام کلبی نے فرمایا نبی پاک ﷺ کا وصال شریف دو ربیع الاول کو ہوا۔

(سیرۃ الحلبیہ باب یذکر فیہ مرضہ وما وقع فیہ وفاتہ ﷺ التی ھی مصیبۃ الاولین والاخرین من المسلمین ج ۳ ص ۳۷۳ مطبوعہ بیروت)

شرح شمائل میں ہے۔

اختلف اهل العلم في اليوم الذي توفي فيه بعض اتفاقهم على انه يوم الاثنين في شهر ربيع الاول فذكر الواقدي وجمهور الناس انه الثاني عشر قال ابو الربيع بن سالم وهذا لايصح وقد جرى فيه على العلماء من الغلط ما علينا بيانه وقد تقدمه السهيلي الى بيانه بان حجة الوداع كانت وقفها يوم الجمعة فلا يستقيم ان يكون يوم الاثنين ثاني عشر ربيع الاول سواء تمت الاشهر كلها او نقصت كلها او تم بعضها ونقص بعضها وقال الطبري يوم الاثنين لليلتين مضتا من شهر ربيع الاول۔

ترجمہ:... اہل علم نے اس دن کے بارے میں اختلاف کیا کہ جس میں آپ کا وصال شریف ہوا بعض اس کے کہ انہوں نے اکتفا کیا اس بات پر کہ حضور ﷺ کا وصال شریف پیر کے روز ربیع الاول میں ہوا برابر ہے (نو ذوالحج سے لے کر ربیع الاول تک) سب مہینے تیس کے شمار کریں یا انتیس کے شمار کریں تو کسی طرح بھی بارہ ربیع الاول کو پیر کے دن نبی پاک ﷺ کا وصال شریف ثابت نہیں ہو سکتا لہٰذا طبری نے کہا آپ کا وصال شریف دو ربیع الاول پیر کے دن بن سکتا ہے۔

(شرح شمائل محمدیہ باب ما جاء فی وفاۃ رسول اللہ ﷺ ج ۲ ص ۲۱۲ مطبوعہ بیروت)

دو ربیع الاول پر چند مزید دلائل

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ روایت کرتے ہیں۔

محمد ابن قیس سے روایت ہے کہ بدھ کے روز انتیس صفر کو حضور ﷺ کی بیماری کا آغاز ہوا سن ہجری ۱۱ھ میں لہذا آپ تیرہ دن بیمار رہے اس کے بعد پیر کے روز دو ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ کا وصال شریف ہوا۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (البدایہ والنھایہ ج ۵ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

واخبرنا ابو عبداللہ الحافظ قال اخبرنا ابو عبداللہ الاصبھانی قال حدثنا الحسین بن الجھم قال حدثنا الحسین بن الفرج قال حدثنا الواقدی قال حدثنا ابو معشر عن محمد بن قیس...... وتوفی یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول۔

(دلائل النبوۃ البیہقی باب ما جاء فی الوقت والیوم والشھر [والسنۃ] التی توفی فیھا رسول اللہ ﷺ وفی مدۃ مرضہ ج ۷ ص ۲۳۴۔۲۳۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (کتاب المغازی للواقدی ج ۳ ص ۱۱۲۰)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

وقال الواقدی: حدثنا ابو معشر عن محمد بن قیس قال اشتکی النبی ﷺ ثلاثۃ الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ذکر ترجمۃ السیر والنبوۃ ج ۱ ص ۲۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ لکھتے ہیں۔

حدیث بیان کی ہمیں مصعب بن زبیر نے فقہاء اہل حجاز سے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کا

وصال شریف دو ربیع الاول کو بارہ بجے کے قریب ہوا۔
(تاریخ طبری ذکر الاخبار الواردۃ بالیوم الذی توفی فیہ رسول اللہ ﷺ سنہ یوم وفاتہ ج ۲ ص ۲۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

يقال لها ريحانة كانت من بنى اليهود وكان اول يوم مرض فيه يوم السبت وكانت وفاته اليوم العاشر يوم الاثنين لليلتين خلتا من شهر ربيع الاول.
(دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی الوقت والیوم والشہر [والسنۃ] التی توفی فیہا رسول اللہ ﷺ وفی مدۃ مرضہ ج ۷ ص ۲۳۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

وقال سليمان التيمى توفى رسول الله ﷺ اليوم العاشر من مرضه وذلك يوم الاثنين لليلتين خلتا من ربيع الاول. رواه معتمر عن ابيه.
(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ذکر ترجمۃ السیرۃ النبویۃ ج ۱ ص ۲۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (اشعۃ اللمعات فارسی کتاب الفتن باب وفاۃ النبی ﷺ ج ۴ ص ۶۱۶ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

وذكر الطبرى عن ابن الكلبى وابى مخنف وفاته فى ثانى ربيع الاول.
(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ذکر ترجمۃ السیرۃ النبویۃ ج ۱ ص ۶۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

ابی مخنف اور کلبی کے نزدیک حضور نبی کریم ﷺ کا وصال شریف دو ربیع الاول کو ہوا۔
(فتح الباری ج ۸ ص ۱۲۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (سیرۃ الحلبیہ باب یذکر فیہ مدۃ مرضہ وما وقع فیہ وفاتہ ﷺ حتی کی مصیبۃ الاولین والآخرین من المسلمین ج ۳ ص ۴۷۳ مطبوعہ بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

ابو مخنف کا قول ہی معتمد ہے کہ وفات شریف ۲ ربیع الاول کو ہوئی دوسروں کی غلطی کی وجہ یہ

ہوئی کہ ثانی کو ثانی عشر خیال کر لیا گیا پھر اس وہم میں بعضوں نے بعضوں کی پیروی کی۔
(فتح الباری ج ۸ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔
سعد بن ابراہیم الزہری سے روایت ہے کہ یعنی حضور نبی کریم ﷺ پیر کے دن ۲ ربیع الاول کو وصال فرمایا۔
(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں۔ سن گیارہ ہجری ربیع الاول شریف کی دو تاریخ بروز پیر وصال ہوا۔
(تفسیر بغوی ج ۲ ص ۱۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

امام حافظ جمال الدین بن ابو الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ لکھتے ہیں۔ آپ ۶۳ سال کی عمر میں بارہ ربیع الاول کو پیر کے دن دوپہر کے وقت فوت ہوئے ایک قول یکم ربیع الاول کا ہے اور ایک قول دو ربیع الاول کا ہے۔ (تہذیب الکمال ج ۱ ص ۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام مغلطائی بن قلیج متوفی ۷۶۲ھ لکھتے ہیں۔ کلبی اور ابو مخنف نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو ربیع الاول کو فوت ہوئے۔
(الاشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۵۱ مطبوعہ الدار الشامیہ بیروت)

حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔ علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ترجیح دی ہے کہ آپ یکم ربیع الاول یا دو ربیع الاول کو وفات ہوئی۔
(التوشیح ج ۴ ص ۱۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔ ابو مخنف اور کلبی نے کہا آپ کی وفات ۲ ربیع الاول کو ہوئی سلیمان بن طرخان نے مغازی میں اسی کو ترجیح دی ہے امام محمد بن سعد، امام ابن عساکر اور امام ابو نعیم الفضل بن دکین کا بھی یہی قول ہے اور سہیلی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔
(سبل الہدیٰ والرشاد ابواب الثالث فی تاریخ وفاتہ ﷺ ج ۱۲ ص ۳۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ آپ پیر کے دن ۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے۔
(مرقات المفاتیح ج ۱۱ ص ۲۲۸ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔ آپ کی وفات ۲ ربیع الاول کو پیر کے دن ہوئی۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۰۴ مطبوعہ لکھنؤ ہند)

علامہ الفاضل الکامل الشیخ اسمٰعیل حقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ لکھتے ہیں۔

ومات یوم الاثنین بعد ما زاغت الشمس للیلتین خلتا من شهر ربیع الاول سنة احدی عشر من الهجرة.
(تفسیر روح البیان سورۃ المائدۃ تحت آیت نمبر ۳ ج ۲ ص ۳۵۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی متوفی ۱۲۲۵ھ لکھتے ہیں۔

سن گیارہ ہجری ربیع الاول شریف کی دو تاریخ بروز پیر وصال ہوا۔
(تفسیر مظہری ج ۳ ص ۲۵ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ نور بخش صاحب توکلی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وفات شریف ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن ہوئی جمہور کے نزدیک ربیع الاول کی بارہویں تاریخ تھی ماہ صفر کی ایک یا دو راتیں باقی تھیں کہ مرض کا آغاز ہوا بعضے تاریخ وصال یکم ربیع الاول بتاتے ہیں بنا بر قول حضرت سلیمان التیمی ابتداء مرض یوم شنبہ ۲۲ صفر کو ہوئی اور وفات شریف یوم دوشنبہ ۲ ربیع الاول کو ہوئی حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابو مخنف کا قول ہی معتمد ہے کہ وفات شریف ۲ ربیع الاول کو ہوئی دوسروں کی غلطی کی وجہ یہ ہوئی کہ ثانی کو ثانی عشر خیال کر لیا گیا پھر اس وہم میں بعضوں نے بعضوں کی پیروی کی۔
(سیرت رسول عربی ص ۲۲۶ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

۱ ربیع الاول تاریخ وفات

امام ابو نعیم الفضل بن دکین، عروۃ بن الزبیر تابعی، وموسیٰ بن عقبۃ، امام زہری تابعی امام خوارزمی رحمہم اللہ کا قول

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

وقال ابو نعیم الفضل بن دکین توفی رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین مستھل ربیع الاول سنة احدی عشرة من مقدمه المدینة ورواه ابن عساکر ایضا و قد تقدم قریبا عن عروة وموسی بن عقبة والزھری مثله فیما نقلناه عن مغازیھما فاللہ اعلم.
(البدایۃ والنہایۃ ج ۵ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

امام موسیٰ بن عقبہ، اللیث، الخوارزمی اور ابن زبیر کے نزدیک حضور ﷺ کی وفات یکم ربیع الاول کو ہوئی ہے۔

(فتح الباری ج ۸ ص ۱۲۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

شیخ الاسلام محدث کبیر امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

ابو بکر نے لیث سے روایت کیا ہے کہ پیر کے دن یکم ربیع الاول کو حضور ﷺ کی وفات ہوئی اور سعد بن ابراہیم الزھری نے کہا آپ ﷺ کے دن دو ربیع الاول کو فوت ہوئے اور ابو نعیم الفضل بن دکین نے کہا آپ ﷺ پیر کے دن یکم ربیع الاول کو فوت ہوئے۔
(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب المناقب باب وفاۃ النبی ﷺ ج ۱۱ ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۳۵۳۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

لیث سے روایت ہے کہ یعنی حضور نبی کریم ﷺ پیر کے دن ربیع الاول کی ایک رات گزرنے پر وصال فرمایا۔
(البدایۃ والنہایۃ ج ۵ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

امام علی بن برہان الدین الحلبی متوفی ۱۰۴۴ھ لکھتے ہیں:

امام خوارزمی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا وصال شریف یکم ربیع الاول کو ہوا۔
(سیرۃ الحلبیہ باب یذکر فیہ مرضہ وما وقع فیہ وفاتہ ﷺ التی ھی مصیبۃ الاولین والآخرین من المسلمین ج ۳ ص ۴۷۳ مطبوعہ بیروت)

علامہ ابو البرکات عبد الرؤف لکھتے ہیں۔

لیکن عقبہ، لیث اور خوارزمی وغیرہ کہتے ہیں کہ ربیع الاول کی پہلی تاریخ تھی اور ابو مخنف اور

کلبی وغیرہ کہتے ہیں کہ دوسری تاریخ تھی۔
(سبع السیر فی ھدی خیر البشر ﷺ حصہ اول ص ۳۵ مطبوعہ کلکتہ ہند)

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ یکم ربیع الاول کو پیر کے دن گیارہ ہجری کو فوت ہوئے۔(مختصر تاریخ دمشق ج ۲ ص ۳۸۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے صاحبزادے شیخ عبداللہ نجدی نے آٹھویں ربیع الاول کو یوم وفات لکھا ہے۔

(مختصر سیرۃ الرسول ص ۵ مطبوعہ جہلم)

ان کے علاوہ وفات نبوی کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول کے بارے میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو روایت (البدایۃ والنھایۃ ج ۵ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت) میں مروی ہے وہ سنداً سخت ضعیف ہے۔ اس لئے اس کو واقدی نے روایت کیا ہے جو ضعیف ہے اور اس روایت میں ابراہیم بن یزید ہے جو قابل احتجاج نہیں۔

امام شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ.

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۱ ص ۲۰۳ برقم ۲۴۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (تہذیب الکمال ج ۲ ص ۲۴۲ برقم ۲۶۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۱۵۶ برقم ۳۲۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

خاتمہ

یوم جمعہ آدم کی وفات ہونے کے باوجود یوم عید بھی ہے

اگر بالفرض ۱۲ ربیع الاول کو تاریخ وفات ثابت بھی ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اس کے مختصراً دو جواب حاضر ہیں: ایک یہ کہ غم وہ منائے جن کے مرے ہوں ہمارا نبی تو زندہ ہے۔ اور کسی میت پر تین روز کے بعد غم منانا جائز ہی نہیں۔ مختلف اسناد و مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث مبارکہ میں ہے: کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین

دن سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم کسی وفات

والے پر تین روز کے بعد غم نہ منائیں مگر شوہر پر (چار ماہ دس دن تک بیوی غم منا سکتی ہے)

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (سنن الکبریٰ البیہقی ج ۷ ص ۴۳۷ رقم الحدیث ۱۵۲۹۳ مطبوعہ مکتبہ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (سنن النسائی کتاب الطلاق باب الاحداد ج ۶ ص ۱۹۸ رقم الحدیث ۳۵۲۵ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (موطاء امام مالک باب ماجاء فی الاحداد ج ۲ ص ۵۹۶ رقم الحدیث ۱۲۲۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (شرح معانی الآثار ج ۳ ص ۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (مصنف عبد الرزاق ج ۷ ص ۴۷۔۴۸۔۴۹ رقم الحدیث ۱۲۱۳۰۔۱۲۱۳۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (سنن الدارمی کتاب الطلاق باب فی احداد المرأۃ علی الزوج ج ۲ ص ۲۲۰ رقم الحدیث ۲۲۸۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (سنن ابو داؤد کتاب الطلاق باب احداد المتوفی عنھا زوجھا ج ۲ ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۲۲۹۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (المسند حمیدی ج ۱ ص ۱۴۳ رقم الحدیث ۲۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن الترمذی ج ۳ ص ۵۰۰ رقم الحدیث ۱۱۹۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

معلوم ہوا کہ تین روز کے بعد وفات کا غم منانا ممنوع ہے اور حصول نعمت کی خوشی بار بار اور ہمیشہ منانا شرعاً محبوب ہے۔

جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی وفات اور ولادت ہوئی

دوم جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی روز آپ نے وفات پائی۔

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اس روز ان کی روح قبض کی گئی اور اسی روز صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ وفضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ ج ۱ ص ۲۷۵ رقم الحدیث ۱۰۴۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا باب فی فضل الجمعۃ ج ۱ ص ۳۴۵ رقم الحدیث ۱۰۸۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن النسائی کتاب الجمعۃ باب اکثار الصلوۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعۃ ج ۳ ص ۹۱ رقم الحدیث ۱۳۷۵ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (سنن الکبریٰ النسائی ج ۱ ص ۵۱۹ رقم الحدیث ۱۶۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن الدارمی باب فی فضل جمعہ ج ۱ ص ۴۴۵ رقم الحدیث ۱۵۷۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (سنن الکبریٰ بیہقی ج ۳ ص ۲۴۸ رقم الحدیث ۵۷۸۹ مطبوعہ مکتبہ دار الباز مکۃ

المکرمۃ)، (موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ج ۱ ص ۱۴۶ رقم الحدیث ۵۵۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۱ ص ۲۱۶ رقم الحدیث ۵۸۹ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۸۶۹۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی روز آپ نے وفات پائی۔

جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا گیا

مگر میلاد آدم (علیہ السلام) کی خوشی کو باقی رکھا گیا اور جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا گیا۔

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک یہ عید کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بنایا ہے۔ پس جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو غسل کرکے آئے اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر آئے۔ اور تم پر مسواک کرنا لازمی ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب فی الزینۃ یوم الجمعۃ ج ۱ ص ۳۴۹ رقم الحدیث ۱۰۹۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۷ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۷۳۵۵ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)، (الترغیب والترھیب للمنذری ج ۱ ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۱۰۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

بے شک یوم جمعہ عید کا دن ہے۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۰۳ رقم الحدیث ۸۰۱۲ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (صحیح ابن خذیمہ ج ۳ ص ۳۱۵ رقم الحدیث ۲۱۶۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (مستدرک للحاکم ج ۱ ص ۶۰۳ رقم الحدیث ۱۵۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اسی ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو کیوں کہ یہ عید کا دن ہے۔

(صحیح ابن حبان ج ۸ ص ۳۷۵ رقم الحدیث ۳۶۱۰ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (سنن الکبریٰ بیہقی ج ۳ ص ۳۰۲ رقم الحدیث ۸۲۷۱ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

اب دیوبندی بتائیں کہ ہر ہفتہ جمعہ کے دن تمام مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کے میلاد کی خوشی میں عید مناتے ہیں یا وفات کے خوشی میں؟

دعا

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ یا اللہ! ہم تمام مسلمانوں کو مسلک اہل سنت و جماعت کے دامن سے وابستہ فرما۔ اور عقیدہ اہل سنت و جماعت پر ہی ہماری حیات و وفات ہو۔ اور ہر قسم کے فتنوں سے ہمیں محفوظ فرما۔

بحرمة الانبياء العظام و الاولياء الكرام امين يا رب العالمين و صلى الله تعالى على سيدنا و محبوبنا و نبينا محمد و على اله و اصحابه و ازواجه و اتباعه الى يوم الدين.

و الله تعالى و رسوله الاعلى اعلم بالصواب

سعید اللہ خان قادری

23/3/2009 آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ پہاڑ گنج نارتھ ناظم آباد کراچی

مصنف کی دیگر محققانہ کتب

غیب کی خبریں دینے والا نبی	(غیر مطبوعہ)
حیلہ اسقاط اور دوران القرآن کا مدلل ثبوت	(غیر مطبوعہ)
اقامت میں حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کا شرعی حکم	(مطبوعہ مکتبہ غوثیہ)
مدلل فقہ حنفی اور احادیث و آثار صحابہ (مکمل ۱۰ جلدیں)	(غیر مطبوعہ)
کیا سیاہ خضاب ناجائز ہے؟ (سیاہ خضاب کے جواز پر بہترین تحقیق	(غیر مطبوعہ)
مشرک و بدعتی کون؟	(غیر مطبوعہ)
نام اقدس ﷺ سن کر انگوٹھے چومنے کا مدلل ثبوت	(مطبوعہ مکتبہ غوثیہ)
جاء الحق تحقیق و تخریج کے ساتھ مع مزید دلائل و مزید رسائل	(مطبوعہ مکتبہ غوثیہ)
دیدار الٰہی	(بہترین تحقیق)

ماہانہ درسِ قرآن

ہر انگریزی مہینے کے پہلے اتوار کو دوپہر 2 بجے تا 4 بجے شام

النساء کلب، گلشن چورنگی، گلشنِ اقبال، کراچی

زیرِ سرپرستی

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

امیر جماعت اہلسنت پاکستان، کراچی

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کی علمی، اصلاحی و فکر انگیز تقاریر اور خطبات، خطباتِ جمعہ ویب سائٹ پر براہِ راست سماعت فرمائیں

www.ahlesunnat.net.

ماہانہ درس و قرآن و حدیث

یہ مبارک محفل ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار کو نمازِ عشاء کے فوراً بعد منعقد کی جاتی ہے۔

بمقام جامعہ مسجد مدینہ، کتیانہ محلہ، بلاک 3، فیڈرل بی ایریا، کریم آباد، کراچی

سعادت انتظام

محدث بریلوی لائبریری، (حدیث آن لائن گروپ) جامعہ مسجد مدینہ کریم آباد، کراچی